رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کام پر لگا دیتا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیسے کام پر لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "موت سے پہلے خیر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔" قرآن کریم کا فہم وتدبر کتنی بڑی خیر ہے جس کے لیے رسول کریم ﷺ اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ لے کر اللہ کی جناب میں خصوصی دعا فرماتے تھے:

"أن تجعل القرآن العظيم ربيع قلبي ونور صدري." "تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنا دے۔"

ہم نے کبھی غور کیا کہ ہم روزانہ اخبار کو کتنا وقت دیتے ہیں۔ رات ریڈیو یا ٹی وی خبرنامے کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں کتنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ کسی شادی یا ولیمے کے پروگرام پر کتنے گھنٹے برباد کر دیتے ہیں اور جب اللہ کے کلام کے ترجمے کا، درس کا پروگرام ہوتا ہے تو کس قدر بے پروائی کا مظاہرہ کرتے ہیں!! اور جب یہی طرز عمل ہمارے نامہ اعمال میں ہمیں دکھلا دکھلا کر کہا جائے گا: ﴿اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا ۞﴾ "پڑھ لے اپنا نامہ اعمال تو ہی کافی ہے آج کے دن حساب لینے والا۔" [الاسراء: ١٤]

آیئے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں کہ روزانہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے وقت دیں۔ ہم قرآن کو اپنا امام بنائیں اور قیامت کو یہ ہمارا سفارشی بن جائے۔ اللهم اجعل القرآن إماماً في الدنيا وشفيعاً في الآخرة. آمین یارب العالمین

۞۞......۞۞

صدموں پر صدمے

ماہ فروری میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمنان نور پوریؒ بھی داغ مفارقت دے گئے۔ ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ آپ وطن عزیز کے ممتاز عالم دین، عامل بکتاب وسنت، مصنف، محقق اور فن تدریس کے شہسوار تھے۔ سیاست وشہرت سے کوسوں دور، ٹی وی اور الیکٹرانک میڈیا کے چکاچوند سے رنجور تھے۔ آپ حافظ محمد گوندلویؒ کے خلف الرشید، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث اور سینکڑوں طلباء کے مربی تھے۔ جماعتی مجلات ورسائل میں حسب ضرورت وقیع اور علمی مضامین پر خامہ فرسائی کرتے، اہل علم کی بعض تحقیقات اور بیانات کی اصلاح کرتے اور ان کے شکریے وصول کرتے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو غریق رحمت کرے، بشری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعیت اہلحدیث بلتستان ، جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی ، مجلہ التراث

حقوق والدین

اسلام میں والدین کی قدر و منزلت

خالدہ کوثر B.A

مسلمان جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں تو اس مرتبے کو سمجھ لیتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے والدین کو فائز فرمایا ہے۔ یہ ایسا رتبہ و مقام ہے، جسے اس دین حنیف کے علاوہ کسی دوسرے دین نے انسانوں کے سامنے متعارف نہیں کروایا۔ جس نے اس مقام بلند کو ایمان باللہ اور عبودیت الٰہی کے بعد رکھا ہے۔ بہت سی آیات کریمہ اللہ پاک کی رضا مندی کے بعد والدین کی رضا کو بیان کرتے ہیں، جو ایمان باللہ کے بعد تمام فضیلتوں سے سرفہرست ان سے نیکی کرنے کو بیان کرتی ہیں۔ ﴿واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين إحسانا﴾ [النساء ٣٦] "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرو۔"

والدین کے ساتھ نیک سلوک زندگی کے تمام مراحل میں ضروری ہے، خواہ وہ کسی بھی عمر کے ہوں۔ خصوصاً جب وہ بڑھاپے کی طرف سرک جاتے ہیں، جب وہ کمزوری اور ناتوانی کے مراحل تک پہنچ جاتے ہیں، جب وہ بلند اخلاق، ہلکی سی مسکراہٹ اور میٹھے بول سننے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ ﴿وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا إما يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما ۞ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا ۞﴾ [الإسراء] "اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان پر ویسا ہی رحم فرما جیسا کہ انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی ہے۔"

متقی سمجھدار مسلمان جن کا نورِ بصیرت قرآن مجید سے منور رہتا ہے، ایسی ہی خوبصورت و خوش انجام ربانی وحی پر عمل کی توفیق پاتے رہتے ہیں۔ ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا ہے: ﴿ووصينا الإنسان بوالديه حسنا﴾ [العنکبوت] "ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔" ﴿ووصينا الإنسان بوالديه حملته أمه وهنا

علٰی وھنٍ﴾[لقمان ١٤] ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا۔''

اطاعت والدین کے سلسلے میں بہت سی احادیث بھی روایت ہوئی ہیں، جن میں سے چند ایک کا بھی تذکرہ کرتی چلوں:

سیدنا عبداللہ بن مصعب ؓ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''والدین کی خدمت کرنا۔ عرض کیا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ'' [صحیح البخاری]

نبی کریم ﷺ نے والدین سے نیکی کرنے کو اسلام کے دو عظیم عملوں یعنی نماز کو وقت پر ادا کرنے اور جہاد فی سبیل اللہ کے درمیان بیان فرمایا ہے۔ نماز تو دین کا ستون ہے، جبکہ جہاد اسلام کی کوہان ہے۔ تو یہ کس قدر ہی اونچا اور ارفع مقام ہے جس پر رسول مکرم ﷺ نے والدین کی خدمت کو فائز فرمایا ہے! ایک اور آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کر لی۔ تب آپ ﷺ نے پوچھا ''تیرے والدین زندہ ہیں؟'' تو اس نے جواب دیا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں ہی میں جہاد کرو۔'' یعنی ان کی خوب خدمت کرو۔ [صحیح البخاری]

رسول اللہ ﷺ جب جہاد کے لیے فوج کے دستوں کو تیار فرما رہے تھے، اپنے نرم انسانی دل سے اس حقیقت کو نہیں بھولے کہ والدین کمزور ہیں اور انہیں اپنے صاحبزادے کی خدمت کی ضرورت ہے۔ خوشی سے عمل جہاد میں کودنے والے کو پیچھے پھیر رہے ہیں اور انتہائی نرمی اور شفقت کے ساتھ اپنے والدین کی نگہداشت وخدمت کرنے کی طرف پلٹا رہے ہیں؛ حالانکہ اس موقع پر آپ کو ہر ایسے ہاتھ کی ضرورت تھی جو شمشیر تھام کر دشمن پر وار کرنے والا ہو۔ اس سے بالکل یہ بات عیاں ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک والدین سے نیک سلوک کرنا اور ان کی خدمت بجا لانا کس قدر مرتبہ اور اجر وثواب کا باعث ہے۔ اور ہمارے کامل ومکمل اور بے مثال دین ''اسلام'' میں والدین کی خدمت کا کیا درجہ ومرتبہ ہے! جسے خود اللہ تعالیٰ نے انسان کی سعادت کے لیے نازل کیا ہے۔

والدین کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد بھی ان سے نیکی کی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں جھینہ قبیلے کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی؛ لیکن بیچاری حج نہ کر سکی، تو کیا میں اس

کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں اس کی طرف سے حج کر، اچھا ذرا یہ بتاؤ اگر تیری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس سے وفا کی جائے۔

کبیرہ گناہ: سیدنا ابوبکرہ نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کیا میں تمہیں اکبر الکبائر سے آگاہ نہ کروں؟ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا: ہم نے عرض کیا جی ہاں اے رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' [صحيح البخاري]

یہ نصوص صحیحہ ہمارے سخت دل کو موم کرتے، ہمارے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجھوڑتے اور ہمارے جامد احساسات کو بیدار کرتے ہیں۔ تاریک صورت حال یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے جرم سے ملایا گیا ہے۔ جس طرح ان سے حسن سلوک کرنے کو ایمان باللہ کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ یہ نافرمانی انتہائی گھناؤنا اور دل شکن جرم ہے اور بلاشبہ یہ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں سے بھاری گناہ ہے۔ اے اللہ تو ہمیں صالح فرمانبردار اولاد بنا دے۔

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ ارشاد ہوا: ''ماں باپ تمہارے لیے جنت اور ماں باپ ہی تمہارے لیے دوزخ ہیں۔'' یہ ایک سنہری اصول ہے کہ ''خدمت کرو گے تو جنت ملے گی'' جیسے کہ حضرت اویس قرنی کو اپنے گھر میں رہتے ہوئے اور جنگوں میں شریک ہوئے بغیر صحابی کا درجہ ملا۔☆

شکر گزاری: ﴿أن اشكر لي ولوالديك﴾ [لقمان] ''کہ میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر۔'' ان تمام نعمتوں اور عنایتوں پر والدین کا شکر ادا کرنا چاہیے جو انہوں نے خیر و بھلائی کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ یہ شکر الٰہی کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی اعمال صالحہ میں سے سرفہرست ہے۔

☆ حضرت اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ صحابی نہیں، سید التابعین ہیں۔ اگرچہ بلند معیار کے تقویٰ و دیگر اوصاف حمیدہ کی بنا پر بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ فضل و شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے متعلق فرمایا: ''إن خير الناس التابعين رجل يقال له اويس ......'' آپ کے فضائل میں ماں کے ساتھ نہایت حسن سلوک کا ذکر بھی ہے۔ آپ اس قدر مقرب تھے کہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں تو ضرور پوری فرمائیں۔ شہرت و ناموری سے کوسوں دور بھاگتے تھے۔ [صحيح مسلم، سير أعلام النبلاء ١٩/٤-٣٣]